پاکستان میں پنجاب کے
مختلف علاقوں کے کارآمد درخت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر صدیقی، محسن علی
شعبہ فارسٹری اینڈ رینج مینجمنٹ، یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد

دفتر کتب، رسائل وجرائدِ جامعہ
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of University Books & Magazines (OUBM)

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Azmat Ali**
Designed by: **Muhammad Asif** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail**

Price: Rs. 20/-

پاکستان میں پنجاب کے مختلف علاقوں کے کارآمد درخت

درخت اپنی بڑھوتری اور ساخت کے اعتبار سے مختلف زمینوں اور موسمی حالات میں مخصوص اقسام پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پنجاب ماحولیاتی اعتبار سے گرم اور خشک علاقوں پر مشتمل ہے۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب۔ معتدل آب و ہوا اور نہری نظام آبپاشی سے سیراب ہونے والے علاقے وسطی پنجاب میں موجود ہیں۔ یہاں ہموار زمین اچھا پانی، زرخیز زمینیں اور فصلوں کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں۔ شمالی پنجاب میں پوٹھوہار جوکہ نیم پہاڑی اور نیم میدانی علاقوں پر مشتمل ہے یہاں زراعت زیادہ تر بارانی آب پاشی پر مشتمل ہے۔

جنگلات کے نقطہءنظر سے جنوبی پنجاب میں زیادہ تر خشک آب و ہوا کو برداشت کرنے والے درخت پائے جاتے ہیں ۔ان علاقوں میں خشک سالی اور تیز گرم ہوا کی وجہ سے سبز اور اونچے لمبے درخت ناپید نظر آتے ہیں ایسے درخت جو گرم خشک آب و ہوا میں پروان چڑھ سکیں ان کو خشکی پسند درخت کہا جاسکتا ہے۔ ان علاقوں میں پائے جانے والے درخت درج ذیل ہیں۔

1۔ بیری:۔ (Ber)

بیری سخت جان پودا ہے ان کے درخت کسی بھی مہلک بیماری سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہ برصغیر کا قدیم پودا ہے جو کہ چراگاہوں میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مال مویشی اسے بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ بیریوں کا قد درمیانہ اور پھلاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جھکی ہوئی شاخیں اور ان پر نوکدار کانٹے اس درخت کی عام پہچان ہے بیریوں کا پھل چھوٹا ہوتا ہے اور موسم بہار میں پکتا ہے۔ نئے پودے اگانے کے لیے دیسی بیریوں کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ ان کے بیج میں اگنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ بیریوں کے بیج پلاسٹک کی تھلیوں میں اپریل کے آخر میں بودیے جاتے ہیں جو کہ دو سے تین ہفتوں میں اگ آتے ہیں۔

2۔ شریں:۔ (Siris)

شریں جانوروں کے لیے بہترین چارہ مہیا کرتا ہے۔ یہ درخت ان علاقوں میں کاشت کیا جاسکتا ہے جہاں پانی کی دستیابی ہوتی ہے۔ اس درخت کا جھاڑ کافی زیادہ ہوتا ہے اور پیوندے اپنے مال مویشیوں کو اس درخت کی شاخیں اور پھلیاں کاٹ کے ڈالتے ہیں۔ اسکا بیج پھلیوں کے اندر ہوتا اور اپریل میں پھلیوں سے الگ کر کے نرسری میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی بھی کافی کارآمد ہوتی ہے۔

3۔ سوہانجنا:۔ (Moringa)

سوہانجنا ایک ادویاتی درخت ہے اِس سے اچار بھی تیار کیا جاتا ہے سوہانجنے کی پھلیاں انسانوں کے علاوہ جانوروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ سوہانجنا بڑی تیزی سے بڑھنے والا درخت ہے اس کی لکڑی بے کار ہوتی ہے۔ سوہانجنا کے پتے آج کل بہت سی ادویات کے جزو کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ اس کے بیج پھلیوں کے اندر ہوتے ہیں جب پھلیاں پک جاتی ہیں تو ان کو الگ کر کے بودیا جاتا ہے۔

4۔ کیکر:۔ (Kikar)

کیکر سدابہار درخت ہے جو کہ صوبہ سندھ کے دریائی علاقوں کے ساتھ ساتھ ان علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے جہاں بارشوں کا تناسب زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ زیادہ تر پنجاب کے جنوبی خشک علاقوں میں پایا جاتا ہے اس کی دو اقسام ہیں لمبوتری کیکر اور چھتری نما کیکر۔ کیکر کا چار سے پانچ سال کا درخت پھل دینا شروع کر دیتا ہے۔ پکی ہوئی پھلیاں جب گر جاتی ہیں تو ان سے بیج نکال کر پانی میں بھگو کر کاشت کیا جاتا ہے بیجوں کی بوائی مارچ سے جولائی کے درمیان کی جاتی ہے۔ لکڑی کے اعتبار سے کیکر کافی کارآمد درخت تصور کیا جاتا ہے۔

5۔ سفیدہ:۔ (Sufaida)

گرم مرطوب علاقوں کے سدابہار جنگلوں اور خشک آب و ہوا والے علاقوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ سفیدے کے درخت پاکستان میں پڑنے والی گرمی اور سردی کو برداشت کر لیتے ہیں یہ سدا بہار اور انتہائی تیزی سے بڑھنے والا درخت ہے ۔سفیدے کی لکڑی سے کاغذ تیار کیا جاتا ہے اس درخت کی لکڑی سے چپ بورڈ اور ہارڈ بورڈ بھی تیار کئے جاتے ہیں یہ نہری آبپاشی کے علاقوں میں وافر مقدار میں اگایا جاتا ہے۔ سفیدے کی شجرکاری نرسری میں اگائے ہوئے سالم پودے کھیت، پانی کے کھال کے کناروں پر لگائے جاتے ہیں۔

6۔ ون(پیلو):۔ (Wan)

اسے عام زبان میں پیلو، جال بھی کہا جاتا ہے یہ بھی ادویاتی پودا ہے اس درخت کا پھل جسے پیلو کہا جاتا ہے غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے اس درخت کی جڑوں کو نکال کر مسواک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس درخت کی بڑھوتری قدرے سست ہوتی ہے۔ اس کے پتے جانوروں کے چارے کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ برصغیر کا قدیم درخت ہے لہذا اسے ناپید ہونے سے بچانے اور مزید شجرکاری کے لیے اقدامات کیئے جارہے ہیں

یہ درخت سخت گرمی کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کی لکڑی کارآمد نہیں ہوتی لہذا ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

7۔ جنڈ:۔ (Jund)

جنڈ سدابہار، کانٹے دار جھاڑی نما درخت ہے۔ جو بھل والی اور ریتلی زمینوں پر بھی اُگ سکتا ہے۔ یہ خشک سالی کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اسے بیج اور قلم کاری سے اگایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یہ درخت خشک میدانی علاقوں میں اگایا جاتا ہے اس سے ہم چارہ، فرنیچر کی لکڑی اور زرعی آلات جو کہ لکڑی پر مشتمل ہوتے ہیں ان کے بنانے کے لیے لکڑی حاصل کرتے ہیں مثلاً کسّی اور کھرپا وغیرہ

آم:۔ (Mango)

یہ پاکستان کا عوامی پھلدار پودا ہے جو ملتان، بہاولپور، حیدرآباد اور خیر پور ڈویژن میں بکثرت پایا جاتا ہے اسکے علاوہ یہ وسطی پنجاب کے کچھ علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے جن میں لاہور، فیصل آباد اور ساہیوال شامل ہیں۔ آموں کی زیادہ تر قلمی اقسام

کاشت کی جاتی ہیں جو زیادہ پھل دیتی ہیں۔ یہ درخت نہ صرف دیدہ زیب ہے بلکہ اس کے پھل سے اچار چٹنیاں، مربہ اور دیگر مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ آم کا درخت قدآور اور سدابہار ہوتا ہے اسکا قد چالیس سے پچاس فٹ اونچا ہوتا ہے۔ بڑھوتری کے ابتدائی سالوں میں اسکا کچا پھل توڑ دیا جاتا ہے تاکہ پودے کی افزائش اچھی ہو سکے اور ابتدائی سالوں میں اسے کورے (Frost) سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ آب پاش علاقوں میں آم کی گھٹلیاں پولی تھین کے شاپر میں لگائی جاتی ہیں جن میں ایک تہائی گوبر کی کھاد اور باقی مٹی ڈال کر انکی نرسری تیار کی جاتی ہے۔ نرسری کا سردی میں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ آم کے ایک سے دو سال کے پودے کھیت میں لگائے جاتے اور ان پر پرالی یا پھر بوری ڈال کر کورے (Frost) کے اثرات سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ آم کی لکڑی کے کریٹ بنتے ہیں اور فرنیچر کیلئے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

فراش:۔ (Frash)

فراش جنوبی پنجاب اور وسطی پنجاب کا سدابہار درخت ہے اسکی اونچائی 10 میٹر تک ہوتی ہے۔ اسکے پتوں کی چوڑائی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور بہت پتلے نوکدار ہوتے ہیں۔ یہ صحرائی علاقوں میں بڑے پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے۔ فراش نمکیات والی زمینوں پر بھی اچھی نشوونما پاتا ہے۔ اسکی نسل قلم کاری اور قلمی جڑوں سے بڑھتی ہے۔ یہ درخت بہت کم بیج پیدا کرتا ہے۔ اسکی لکڑی زیادہ سخت نہیں ہوتی۔ اسکی لکڑی کی چھال سے چمڑے کو رنگا جاتا ہے اور عموماً اس کی کاشت سے ریتلے ٹیلوں کی مضبوطی کو قائم رکھا جاتا ہے۔ سنٹرل پنجاب میں یہ درخت کھیتوں کے ساتھ، نہروں اور سڑکوں کے کناروں پر لگایا جاتا ہے۔ کھیتوں اور نہروں کے کناروں پر لگائے گئے درختوں سے مقامی لوگ ایندھن کی لکڑی حاصل کرتے ہیں۔

درج بالا درخت جنوبی پنجاب میں اس لیے لگائے جاتے ہیں کیونکہ یہ کم پانی کی فراہمی اور زیادہ درجہ حرارت کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان درختوں کی جڑیں کم پانی والی زمینوں میں بھی پودے کی اچھی نشوونما جتنا پانی جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان درختوں کے پتے گرم موسم میں پودے سے پانی کے ضیاع کو کم کرنے کے لیے تو جھڑ جاتے ہیں جبکہ باقی ماندہ سدابہار درختوں کے پتے قدرتی طور پر پانی کے ضیاع کو روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جو درخت ان علاقوں میں نہیں لگائے جاتے وہ یہاں کے موسمی حالات کو برداشت نہیں کر سکتے جنوبی پنجاب میں بورے والا، بہاولنگر، بہاولپور، خانیوال، ڈیرہ غازی خان، حاصل پور، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفرگڑھ، رحیم یار خان، راجن پور، وہاڑی، احمد پور اور میلسی شامل ہیں۔

وسطی / سنٹرل پنجاب

وسطی پنجاب صوبہ کا ترقی یافتہ خطہ تصور کیا جاتا ہے یہاں کا نہری نظام بھی دنیا کا بہترین نہری نظام ہے۔ ان علاقوں میں پانی کی فراہمی اور زمین کی زرخیزی یہاں پر سرسبز و شاداب اور سدابہار درختوں اور فصلوں کی کاشت میں نہایت معاون ثابت ہوتی ہے۔ وسطی پنجاب میں سرگودھا، منڈی بہاؤالدین، گجرات، نارووال، گوجرانوالہ، جھنگ، حافظ آباد، شیخوپورہ، فیصل آباد، لاہور، قصور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اوکاڑہ، پاکپتن اور ساہیوال کے اضلاع شامل ہیں۔ وسطی پنجاب میں پائے جانے والے درخت درج ذیل ہیں۔

1) املتاس:۔ (Amaltas)

املتاس ایک ادویاتی درخت ہے اس درخت کی اونچائی زیادہ نہیں ہوتی یہ نیم سدابہار درخت ہے اور جوان درخت پر اپریل اور مئی میں شوخ پیلے رنگ کے پھول آتے ہیں اور پھر پھل ایک لمبی (تقریباً 30 انچ) پھلی کی صورت میں لگتا ہے۔ جب پھلی پک کر گہری براؤن ہو جاتی ہے تو اسے اتار کر ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ درخت بیج اور قلم کاری سے لگایا جاتا ہے۔ املتاس کا درخت خوبصورتی اور سایہ کیلئے بھی لگایا جاتا ہے۔ اسکی لکڑی کافی مضبوط ہوتی ہے اس سے زرعی آلات، فرنیچر اور ایندھن کیلئے لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔

2) شیشم:۔ (Shesham)

شیشم کا درخت پنجاب کے میدانی علاقوں میں پایا جاتا ہے اسکی لکڑی مضبوط اور خوبصورت ہوتی ہے۔ شیشم کلر اور تھور والی زمینوں پر کاشت نہیں کرنا چاہیے۔ شیشم کے درخت کی لمبائی 30 میٹر تک ہوتی ہے۔ شیشم کا بیج چھوٹی چھوٹی پھلیوں کی صورت میں جون اور جولائی میں بنتا ہے جو کہ فروری تک پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ شیشم کی شجرکاری دریا کے کناروں، نہروں کے کناروں، سکول، کالج اور پارکوں میں کی جاتی ہے کیونکہ یہ درخت لکڑی کی فراہمی کے ساتھ سایہ بھی فراہم کرتا ہے۔ اسے فصلوں کے اردگرد لگا کر کسان اپنے مال مویشی اس کے نیچے باندھتے ہیں تاکہ گرمی کی شدت سے ان کو بچایا جا سکے۔ شیشم بیج اور قلم کاری سے لگائی جاتی ہے۔ بیج اور قلمیں موسم بہار میں نرسری میں بوئی جاتی ہیں۔ چونکہ اس درخت کی لکڑی نہایت کارآمد ہے اور بھاری بھرکم ہوتی ہے تو اس سے شہتیر، سہاگے، چھتوں کے بالے، کھیلوں کا سامان اور فرنیچر بنایا جاتا ہے۔

3) جامن:۔ (Jaman)

جامن پاکستان کا ایک پھل دار پودا ہے۔ یہ زیادہ تر سڑکوں اور نہروں کے کناروں، فصلوں کے اردگرد اور بطور باڑ باغات کے اردگرد بھی لگایا جاتا ہے۔ جانور جامن کے پتے بہت پسند کرتے ہیں۔ اس پودے پر 6 سے 7 سال کی عمر میں پھل لگنا شروع ہوتا ہے۔ جامن کی کاشت بذریعہ بیج اور بیج سے نکلنے والے پودے کی پیوندکاری کی جاتی ہے تاکہ پھل کی اچھی مقدار اور اچھی کوالٹی کا پھل حاصل کیا جا سکے۔ جامن کی نرسری میں کاشت کیلئے اس کا بیج جولائی اور اگست میں بویا جاتا ہے۔ جامن کی لکڑی سخت ہوتی ہے جو کہ عمارتی تختے، فصلوں کے گرد حفاظتی باڑ، کاغذ کا خام میٹریل اور اسکا پھل بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ جامن کا سرکہ معدے کی اصلاح کرتا ہے۔ جامن کے پتے جانوروں کی صحت مند غذا ہیں۔ یہ انسانوں کے علاوہ جانوروں کے پیٹ کی بیماریاں بھی دور کرتا ہے۔

4) توت:۔ (Toot)

توت میدانی علاقوں کا اہم درخت ہے۔ توت ایک سخت جان پودا ہے جو کہ سردی اور گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے توت زیادہ تر زرخیز زمینوں پر لگایا جاتا ہے۔ اگر توت کا درخت مناسب زمین پر کاشت کیا جائے اور اسے پانی کی مطلوبہ مقدار میسر ہو تو یہ پودا 15 سال کی عمر میں معیاری لکڑی پیدا کرتا ہے۔ اسکی لکڑی سے کھیلوں کا سامان بنایا جاتا ہے اور پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ توت کی چھڑیوں سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔ پالتو اور جنگلی جانور اس درخت کو بہت نقصان پہنچاتے

ہیں۔ پالتو جانوروں میں بکریاں اسکی چھال اتار کر کھا جاتی ہیں اور جنگلی جانوروں میں سہہ اور سور اس درخت کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

5) سمبل:۔ (Simal)

سمبل ایک گول اور سیدھا درخت ہے۔ سمبل کی شاخیں ایک حلقے کی صورت میں پھیلتی ہیں اسے بطور آرائشی درخت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پر جنوری اور فروری کے مہینوں میں قرمزی رنگ کے پھول لگتے ہیں جو بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ سمبل کی قلمیں محکمہ جنگلات کی کسی نرسری اور عام نرسری سے مل جاتی ہیں۔ اس کا پودا بیج سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔ سمبل کے بیج جون میں لگائے جاتے ہیں۔ سمبل کے بیج اکٹھے کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس کے بیج کے گرد نرم ریشمی بال ہوتے ہیں اور جیسے ہی ڈوڈے پک کر کھلتے ہیں تو یہ بیج کم وزن ہونے کے باعث ہوا میں بکھر جاتے ہیں۔ سمبل کے بیج ایک سے دو ہفتوں میں اگنے لگتے ہیں اور تیزی سے انکی نشوونما جاری رہتی ہے ایک سال میں بیج سے اگنے والا پودا تقریباً ایک میٹر کا ہو جاتا ہے۔ سمبل کی لکڑی جلانے، فروٹ والے ڈبے، ماچس کی تیلیاں بنانے کے کام آتی ہے اس کے علاوہ اسکی جڑیں اور چھال ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اسکے بیج کے اردگرد ریشمی بالوں کو اکٹھا کر کے تکیے اور گدے بھرے جاتے ہیں۔

6) پیپل:۔ (Pipal)

پنجاب کے میدانی علاقوں میں پائے جانے والے دیوقامت درختوں میں پیپل کی اپنی پہچان ہے۔ شدید گرم موسم میں اسکے پتے گرنے لگتے ہیں مگر پورے کے پورے نہیں گرتے۔ یہ درخت مال مویشیوں کے باڑے کے ساتھ اور گاؤں میں چوک وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس پر چھوٹا چھوٹا گول پھل لگتا ہے جس میں بیج ہوتے ہیں۔ جب جانور پھل کھاتے ہیں تو جہاں وہ فضلہ کرتے ہیں وہاں ہی یہ پودا اُگ آتا ہے۔ اس درخت کی اونچائی 150 فٹ تک ہوتی ہے اگر زرخیز زمین میں لگایا جائے اور آبپاشی کی بہتر فراہمی میسر ہو یہ درخت سایہ، فرنیچر کی لکڑی اور زمین کی خوبصورتی کے لحاظ سے شاہکار درخت ہے۔

7) بکائن (دھریک):۔ (Bakain)

بکائن پنجاب کے مرکزی علاقوں کا مشہور پودا ہے جو شہروں اور دیہاتوں میں پایا جاتا ہے۔ بکائن کی زیادہ سے زیادہ اونچائی 50 فٹ تک ہو سکتی ہے۔ بکائن کے پتے مال مویشی بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اسکا سایہ کافی گھنا ہوتا ہے۔ بکائن کی لکڑی جلانے کے علاوہ زرعی آلات بنانے میں بھی کام آتی ہے۔ موسم بہار سے پہلے بیج بو دیئے جاتے ہیں جیسے ہی موسم بہار شروع ہوتا ہے تو دو سے تین ہفتوں کے اندر نئے پودے اُگ آتے ہیں یہ تیز رفتاری سے بڑھنے والا پودا ہے۔ بکائن کا سایہ دیہات میں پسند کیا جاتا ہے اور یہی اسکی افادیت ہے۔

8) ارجن:۔ (Arjin)

ارجن میدانی علاقوں میں پایا جانے والا ادویاتی درخت ہے یہ درخت 20 سے 25 میٹر لمبا ہوتا ہے۔ اسکا تنا سیدھا ہوتا ہے اور شاخیں نیچے کو جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اسکی چھتری چوڑی ہوتی ہے یہ درخت نہروں کے کناروں پر لگایا جاتا ہے کیونکہ اسکی جڑیں کافی مضبوط ہوتی ہیں اور اسے پانی کی بھی ضرورت قدرے زیادہ ہوتی ہے۔ ارجن کے بیج لکڑی کے خول میں محفوظ ہوتے ہیں جو کہ

مدھانی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ارجن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسکا پاؤڈر (پتوں کو پیس کر) زخموں، السر اور ہیمرج کے علاج کیلئے مفید ہے۔ اس کے ساتھ ارجن سے دل کے ساتھ ساتھ اس پر پرندوں کیلئے گھونسلا بنانے اور رہنے میں بھی اسکی اہمیت کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ زیادہ تر کوے اور چیل اس درخت پر گھونسلا بنا کر رہتے ہیں جو کہ ہمارے ماحول کو (مردہ جانوروں کا گوشت کھا کر) صاف اور شفاف بناتے ہیں۔ اگر یہ جانور (پرندے) نہ ہوں تو ہمارا ماحول بدبو سے اُبل اٹھے۔ اسکی لکڑی عمارتی کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ اسکے بیج خزاں میں مارچ سے اپریل تک کاشت کیئے جاتے ہیں۔ کاشت سے پہلے انکو دو دن کیلئے پانی میں بھگونا اسکی اچھی نشوونما میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

9) لسوڑا:۔ (Lehsora)

لسوڑا میدانی علاقوں میں پایا جانے والا پھلدار پودا ہے۔ یہ وسطی پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں عام ملتا ہے۔ یہ درخت جب اپنی بڑھوتری کے شروع کے عوامل میں ہوتا ہے تو اسکی کانٹ چھانٹ کر کے اس کو گنبد کی شکل دی جا سکتی ہے۔ اس درخت پر جو پھل لگتا ہے اسے عام زبان میں لسوڑا گدوڑی اور ٹیچ کہتے ہیں۔ اس سے اچار بنتا ہے۔ اسکا پھل جب پک کر گرتا ہے تو اسے زرخیز زمین میں بو دیا جاتا ہے جس سے نیا پودا جنم لیتا ہے۔ یہ درخت بھل والی اور ریتلی زمینوں میں بھی اچھا پروان چڑھتا ہے۔ یہ ایک ادویاتی درخت بھی ہے اسکی چھال اور جڑوں سے کھانسی کی دوائی بنتی ہے۔ اسکی لکڑی اچھی کوالٹی کی ہوتی ہے اس سے آرائشی فرنیچر، بیم، بندوق کے دستے، زرعی آلات کے دستے اور سہاگے بنائے جاتے ہیں۔

شمالی پنجاب، دامنِ کوہ اور مری کے درخت

پنجاب کے شمالی علاقہ جات قدرے خشک اور سردیوں میں شدید سردی کی لپیٹ میں رہتے ہیں گرمیوں کا موسم معتدل رہنے کے ساتھ ساتھ بارشیں بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہیں۔ اس آب و ہوا سے موافقت رکھنے والے درخت یہاں کی خوبصورتی میں اضافے کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی خوشگوار رکھتے ہیں۔ دامنِ کوہ اسلام آباد اور مصافاتی علاقوں میں پائے جانے والے مشہور درخت مندرجہ ذیل ہیں۔

کچنار:۔ (Kachnar)

کچنار پاکستان کا مقامی درخت ہے یہ چوڑے پتوں والا درخت ہے۔ اس کی پھلیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں اور اس کی پھلیاں بطور سبزی پکائی جاتی ہیں۔ کچنار ایک مہنگی سبزی ہے اسے گوشت کے ساتھ ملا کر کھایا جاتا ہے کچنار کی کچھ ایسی اقسام دریافت ہو چکی ہیں جو چارے کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں۔ یہ درخت بذریعہ بیج اور بذریعہ قلم کاری اگایا جاتا ہے اس کی چھال طبی حوالے سے اہم بیکٹیریل بیماریوں کے خلاف دمہ اور السر کے علاج کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ درخت آرائشی پودے کے طور پر بھی اگایا جاتا ہے۔

پھلائی:۔ (Acaar modorta)

پھلائی دامنِ کوہ کے علاقے کا مشہور درخت ہے درخت کا قد 3 میٹر سے 9 میٹر تک ہوتا ہے اور بے ترتیب دراڑوں والی چھال، کریمی سفید پھول اور خوشبودار پھولوں کی وجہ سے اس کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ یہ خشک زمینوں، ذیلی مرطوب آب و ہوا جہاں

سالانہ بارش 250 سے 1300 ملی میٹر ہو وہاں پایا جاتا ہے۔

اس درخت کی لکڑی کو بطور چارہ، ایندھن، باڑ اور زرعی آلات بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی لکڑی کافی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس سے حاصل ہونے والی گوند ادویات اور بیکری مصنوعات میں استعمال ہوتی ہے اور اس کی ٹہنیاں بطور مسواک استعمال کی جاتی ہیں۔

کیل:۔ (Kail)

کیل ہمارے ملک کے خوبصورت درختوں میں سے ایک ہے یہ درخت اپنی (پنج۔ پتی) پانچ پتوں والی ساخت اور نیلاحت مائل سبز رنگ سے پہچانا جاتا ہے۔

کیل بڑی سست رفتار سے بڑھتا ہے یہ پہاڑی درخت 120 سال کی عمر میں عمدہ اور اعلیٰ معیار کی لکڑی پیدا کرتا ہے اگر اسے اچھی زیادہ بارش والی اور ٹھنڈی زمین پر کاشت کیا جائے تو یہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔ کیل کا سلسلہ کوہ ہمالیہ میں 6 سے 10 ہزار فٹ کی بلندی پر پایا جاتا ہے۔ لیکن 500,8 فٹ کی بلندی پر کیل کا قدکم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مری میں لیکن یہ درخت 4 ہزار فٹ کی بلندی سے 6 ہزار پانچ سوفٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔

کیل کے درخت چترال، وادی آگرور، تخت سلیمان، شیر علی اور کشمیر کی وادی جہلم میں بھی پائے جاتے ہیں۔ کیل کو اپنی نشوونما کے لیئے زیادہ نمی والی گہری زمین درکار ہوتی ہے لیکن یہ زمین سیم زدہ نہیں ہونی چاہیے۔ قدرتی طور پر کیل کا درخت بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بیج کے اطراف میں دو پَر لگے ہوتے ہیں جو ہوا میں اڑ کر بڑی دور تک پہنچ جاتے ہیں اگر زمین کی سطح پر موسمی حالات بہتر ہوں تو ان میں سے 90 فیصد بیج اُگ آتے ہیں۔

اخروٹ:۔ (Walnut)

اخروٹ کا درخت ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں سے تعلق رکھتا ہے اخروٹ کا درخت پھل ذرا دیر سے دیتا ہے لیکن اخروٹ کے درختوں کی کاشت نفع بخش ہے۔ یہ درخت ان علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے جہاں زیادہ گرمی یا زیادہ سردی نہ پڑتی ہو۔ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اخروٹ کو مری اور آزاد کشمیر کی پہاڑیوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اخروٹ کے درخت کا سائز عموماً بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ اخروٹ کے درختوں کا انتخاب کرتے وقت اچھا سائز براؤن رنگ، خوش ذائقہ اور خوشبودار ہونے کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اخروٹ کے جو پودے بیج سے لگائے جائیں وہ اپنی قسم سے الگ ہوتے ہیں۔ جن علاقوں میں اخروٹ کاشت کیا جاتا ہے وہاں کاشت کے قابل زمینوں کی تعداد کم ہے۔ اخروٹ کا درخت تقریباً ایک سو سال تک پھل دیتا ہے اس کا استعمال خشک میوہ کے طور پر ہوتا ہے۔ اخروٹ کی لکڑی سے فرنیچر اور بندوق کے دستے بنائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں تمام اخروٹ بیج سے تیار کیئے جاتے ہیں اس کے لیے کسی خاص قسم کا تعین کرنا مشکل ہے کچھ اخروٹ کاغذی اور نرم چھلکے والے ہوتے ہیں اور کچھ کاٹھے یعنی سخت چھلکے والے ہوتے ہیں۔

بادام:۔ (Almond)

بادام معتدل اور سرد علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے اس پودے کی کاشت ان علاقوں میں ہوتی ہے جس کی بلندی اڑھائی

سے ساڑھے چار ہزار فٹ ہے۔ کوئٹہ ڈویژن میں بادام کی کاشت زیادہ تر لورالائی، فوٹ سنڈیمن اضلاع میں کی جاتی ہے قلات ڈویژن میں بادام باغیانہ اور مستونگ کے علاقوں میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں بادام وادی سون اور نمک کی پہاڑیوں میں بھی کاشت کیے جاتے ہیں۔ بادام کی جڑیں زمین کے اندر گہری ہوتی ہیں اس لیے بادام اچھی نکاس والی گہری اور چکنی مٹی پر کاشت ہوتا ہے وسیع پیمانے پر باداموں کی کاشت بیجوں سے کی جاتی ہے۔ کاشت سے پہلے بیجوں کو 24 گھنٹے کے لیے بھگو کر رکھا جاتا ہے۔ اس کی کاشت جنوری اور فروری کے مہینوں میں کی جاتی ہے جب نرسری میں پودے ایک سال کے ہو جاتے ہیں تو ان پر اپنی پسندیدہ قسم کے پودے کی آنکھ کی پیوندکاری کر دی جاتی ہے۔ بادام کے چھوٹے پودوں کا نرسری میں خاص خیال رکھا جاتا ہے بادام ایک سخت جان پودا ہے اس کی کاشت کے بعد کھیت میں کھاد یا گوبر کو پھیلا کر اچھی طرح ہل چلا کر مکس کیا جاتا ہے۔

تجارتی بادام گٹھلی والا ہوتا ہے جس کا مغز کھانے کے قابل ہوتا ہے۔ بادام کی عموماً دو اقسام ہوتی ہیں میٹھی اور کڑوی۔ بادام کی لکڑی ایندھن کے کام آتی ہے کیونکہ زیادہ پائیدار نہیں ہوتی۔

پستہ:۔ (Pistachio)

پستہ بھی زیادہ تر کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے خشک علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ بلتستان میں سکردو، پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں پستہ کی کاشت ہوتی ہے۔ پستہ کو پاکستان میں کبھی بھی تجارتی بنیادوں پر کاشت نہیں کیا گیا کیونکہ زیادہ تر پودے بغیر مغز کے خول پیدا کرتے ہیں پستہ خشک آب وہوا کا درخت ہے پستہ زیادہ تر بیج سے لگایا جاتا ہے۔ بیج سے پیدا ہونے والے پودوں میں نر پودے اکثریت سے ہوتے ہیں ایسے پودوں کو تنے کے اوپر سے پیوند لگانا ضروری ہوتا ہے جو کہ مادہ پودے کا آنکھ کا حصّہ ہوتا ہے۔ پیوند لگا کر اسے کس کر باندھ دیا جاتا ہے۔ پستہ کا درخت عموماً چھ سے سات سال بعد پھل دینا شروع کرتا ہے پستہ کے درخت خاصے اونچے ہوتے ہیں اور ان کا پھیلاؤ بھی کافی زیادہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں پستہ کے پودے پر بہت کم تجربے کیئے گئے ہیں چونکہ اس کا زیرِ کاشت رقبہ کم ہے۔ پستہ کے درخت کی لکڑی زیادہ کارآمد نہیں تصور کی جاتی کیونکہ اس میں لگنن وغیرہ مرکبات قدرے کم ہوتے ہیں۔

دیودار:۔ (Deodar)

پاکستان میں دیودار کے درخت آزاد کشمیر، مری، ہزارہ، سوات، دیر اور چترال کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ دیودار پاکستان کا قومی درخت ہے یہ خوش شکل درخت ہے دیودار سمندر سے 1000 فٹ کی بلندی سے 8500 فٹ کی بلندی پر اگتا ہے ٹھنڈ یانی میں دیودار کے درخت 7000 فٹ سے 8000 فٹ کی تنگ سی پٹی میں پیدا ہو رہے ہیں۔ دیودار بہت سست رفتار سے بڑھتا ہے دیودار کے پھل اور پھول مارچ اور اپریل کے شروع کے دنوں میں آتے ہیں اس کے پتے بعض اوقات ایک سال سے چھ سال تک پودے پر لگے رہتے ہیں۔ اس کے پتے نوکیلے اور 5 سینٹی میٹر تک لمبے ہوتے ہیں چونکہ درخت کا قد 40 سے 50 میٹر تک ہوتا ہے اس لیے یہ پہاڑوں کی شان میں اضافہ کرتے ہیں دور سے دیکھنے میں فلک بوس سرسبز ستون معلوم ہوتے ہیں۔ دیودار ہر طرح کی پہاڑی زمین پر اگ سکتا ہے جیسا کہ چونے والی زمین، کنکر والی زمین اور کنکر اور ریتلی زمین پر اس کی افزائش اچھی ہوتی ہے۔ دیودار پر تین سال بعد بیج لگتے ہیں۔ انکو نرسری میں بو کر نئے پودے تیار کیئے جاتے ہیں یہ درخت اکثر پارکوں اور باغوں میں

لگایا جاتا ہے۔اس کی لکڑی بہت مضبوط اور خوشبودار ہوتی ہے۔دیودار کی لکڑی سے حاصل ہونے والا تیل جانوروں کے جسم پر نقصان دہ کیڑوں کو مارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ دیودار کی لکڑی سرکاری عمارتوں، ریلوے کے بالے، ریلوے کی بوگیوں کے فرش کی تعمیر میں عمارتی لکڑی اور اعلیٰ پایہ فرنیچر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ دیودار ماحول کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتا ہے دیودار کو خوبصورتی کے اعتبار سے درختوں کا شہنشاہ کہا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔

اوک:۔ (Oak)

اوک کے درخت سوات، ہزارہ، مری کے پہاڑ اور آزاد کشمیر میں پایا جاتا ہے۔اس درخت کی شکل تاج نما اور گول ہوتی ہے یہ درخت 24-18 میٹر لمبا ہوتا ہے اس کے پتے سادہ اور لمبوترے ہوتے ہیں اور چھال بھورے رنگ کی ہوتی ہے اس کی کاشت بیج اور قلم کاری کے ذریعہ سے بھی ہوتی ہے اس درخت کے لیے موزوں درجہ حرارت $13\text{-}35^{o}c$ ہے اوک کی لکڑی سخت، سرخی مائل اور براؤن ہوتی ہے۔ چمڑا رنگنے کے لیے اس لکڑی کی چھال استعمال کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ زرعی آلات بنانے، کوئلہ اور چارہ کے طور پر استعمال کے لیے اس درخت کی کانٹ چھانٹ کی جاتی ہے۔

چونکہ یہ درخت سرد آب وہوا کو پسند کرتے ہیں لہذا یہ سطح سمندر سے 1600 میٹر سے 2400 میٹر کی بلندی پر واقع ہیں۔

شمالی سطح مرتفع پوٹھوہار کے علاقے کے درخت

شمالی سطح مرتفع پوٹھوہار کا علاقہ ضلع ہزارہ، کیمبل پور، راولپنڈی، تحصیل مری اور کہوٹہ، گجرات اور جہلم کے نیم کوہستانی علاقے شامل ہیں۔اس خطہ میں نظام آبپاشی نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہاں آبپاشی کا نظام زیر زمین نالیوں (کاریز) کی صورت میں منظم کیا گیا ہے۔ یہاں شجرکاری اور زراعت کا دارومدار بارش پر ہے۔ان ڈھلوانی علاقوں میں درخت لگانے کے لیے اونچائی کی جانب ایک گڑھا کھودا جاتا ہے تاکہ ڈھلوان سے آنے والا پانی اس میں جمع ہو کر پودے کی نشوونما کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ان علاقوں میں لگائے جانے والے درخت مندرجہ ذیل ہیں۔

ولو:۔ (Willow)

ولو کا درخت عموماً نم دار زمینوں پر پایا جاتا ہے لیکن یہ جھرنوں اور آبشاروں کی اطراف میں چٹانوں پر بھی اُگتا ہے اس کی جڑیں بند کے طور پر کام کرتی ہیں۔ کیونکہ اس کی جڑیں ایک جال کی طرح پھیل کر پودے کی نشوونما اور بہتر بڑھوتری کے لیے پانی بھی جذب کرتی ہیں اور اس کے لیے سہارا بھی فراہم کرتی ہیں یہ ایک قدیم ادویاتی درخت ہے اس کے پتوں اور چھال کو بخار اور الرجی کی دوائیوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ ولو کی لکڑی ڈبے بنانے، کرکٹ بیٹ، جھولے (لکڑی کے بنے ہوئے)، کرسیاں، چمڑہ رنگنے، آرائشی نمونے اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ ولو کو بائیوفلٹریشن گندے پانی کی ٹریٹمنٹ، زمین کی بحالی اور کھیتوں/فصلوں کے اردگرد ہوا کے زور کو توڑنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔ ولو کے کچھ پودے جھاڑی نما ہوتے ہیں ان کے پتے لمبے اور شاخیں راڈ کی طرح کی ہوتی ہیں ولو کے درخت قلموں سے لگائے جاتے ہیں۔

پاپلر:۔ (Poplar)

پاپولر کی مختلف اقسام ہیں ان کا سایہ بہت گھنا ہونے اور تیز بڑھوتری کے باعث یہ گھروں کے آگے اور کھیل کے میدانوں کے اطراف میں لگایا جاتا ہے۔ پاپولر کو ایسی جگہوں پر لگایا جاتا ہے یہ درخت ایک سال میں تقریباً 6 فٹ تک لمبا اُگتا ہے اور اپنے سایہ سے ٹھنڈک فراہم کرتا ہے۔اس درخت کی عمر کے ساتھ ساتھ لمبائی 40 سے 50 فٹ ہوتی ہے اس کے پتے چوڑے ہوتے ہیں۔ جوان درخت کی چھال ہموار ہوتی ہے۔اس درخت پر بیج ایک چار دیواری کیپسول کی شکل میں لگتے ہیں۔ جن کا رنگ ہلکا براؤن ہوتا ہے ان کے اردگرد سفید رنگ کے بال ہوتے ہیں۔ پاپولر کی بہت سی اقسام ہیں اور اس درخت کو قلم کاری کے ذریعے نرسری میں لگایا جاتا ہے۔ لگائی ہوئی قلموں سے جڑیں نکلنے کا عمل کافی تیز ہوتا ہے۔ پاپولر کی لکڑی کاغذ بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی فرنیچر کے لیے اتنی پائیدار نہیں ہوتی لیکن اس سے ماچس کی تیلیاں بنائی جاتی ہیں۔ انگلش ممالک میں اس کی لکڑی کی چھال سے حاصل ہونے والے مرکبات سے چمڑے کو رنگا جاتا ہے۔ پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے کسان اس درخت کو کھیتوں کے اردگرد اور صنعتی پیمانے پر بھی اگاتے ہیں۔اس درخت کو فصلوں کے اردگرد اس مقصد سے کاشت کیے جاتا ہے کیونکہ یہ ہوا کے دباؤ کو کم کر کے فصلوں کو گرنے سے بچاتے ہیں۔

چنار:۔ (Climar)

چنار کے درخت بھی انہی زمینوں پر اگتے ہیں جن پر ولو اور پاپولر کی افزائش ہوتی ہے۔ ایک بار اگنے کے بعد چنار کے درخت خشک زمینی حالات کو برداشت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ چنار کے پتے ہاتھ کی شکل دیتے ہیں اور آگے سے معمولی سے نوکدار ہوتے ہیں پھول اور پھل گچھوں میں پکتے ہیں۔اس کے پتے قدرے موٹے ہوتے ہیں اور شدید دھوپ میں اس کے نیچے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔اس پودے کے پتے اور چھال ادویات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔اس درکت کی کونپلوں اور جڑوں سے کپڑوں کو رنگنے کے لیے مرکبات حاصل کیے جاتے ہیں اس کی لکڑی سے عمارتوں کا آرائشی فرنیچر بنایا جاتا ہے۔ یہ درخت کشمیر کے علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔اسے باغات اور زمین کی خوبصورتی کے لیے لگایا جاتا ہے۔

نوٹ:۔

مختلف درخت مخصوص آب وہوا یعنی زمین، درجہ حرارت، بارش وغیرہ میں ہی پروان چڑھ سکتے ہیں۔مثال کے طور پر ٹھنڈی آب وہوا کے درخت جن کو پائن کہا جاتا ہے گرم اور خشک آب وہوا کے متحمل نہیں ہو سکتے اسی طرح گرم مرطوب یا گرم خشک علاقوں میں پائے جانے والے درخت برفانی موسم میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ پودوں کی طرح جانور بھی مخصوص آب وہوا کے عادی ہوتے ہیں مثال کے طور پر روسی نسل کتے جن پر بڑے بڑے بال ہوتے ہیں پاکستان کی گرم آب وہوا میں آکر بے حال اور نڈھال ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا موسمی حالات وتغیرات درختوں کے چناؤ میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں جن کا ادراک ہونا ازبس ضروری ہے۔